فرمایا خدائے عزّوجلّ نے قرآن حکیم کے ساتویں پارہ بنی اسرائیل کی اناسیویں آیت میں کہ:

(اے رسول) اور رات کے خاص حصے میں نماز تہجد پڑھا کرو۔ یہ زیادتی آپ کے لیے ہے۔ قریب ہے کہ (قیامت کے دن) خدا تم کو مقام محمود تک پہونچائے۔

(سورہ ۱۷، آیت ۷۹)

رسول خدا (ص) نے فرمایا: **جس نے ماہ رمضان کی راتوں میں قیام اللیل کیا خلوص دل اور اللہ تعالیٰ سے ثواب پانے کی خاطر، اسکے تمام پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'**

(صحیح البخاری، جلد ۳، کتاب ۳۲، نمبر ۲۲۶)

شیعہ حضرات باجماعت تراویح کیوں نہیں پڑھتے؟

اہل سنت حضرات عام طور پر رات کی خاص نماز تراویح کو رمضان کے مہینے میں جماعت کے ساتھ ادا کرنے کو سنت خیال کرتے اور مانتے ہیں۔ شیعہ حضرات کو اگرچہ اس طرح کے نوافل کی ترغیب ہے۔ لیکن ان کو باجماعت پڑھنے کا حکم نہیں ہے۔ شیعوں کا یہ عمل رسول اللہ کے احکام اور آپ (ص) کی سنت کے عین مطابق ہے۔

کیا شیعہ آئمہ نے کبھی تراویح پڑھی؟

حضرت امام محمد باقر (ع) اور حضرت امام جعفر صادق (ع) سے دریافت کیا گیا کہ کیا نوافل نمازوں کو جماعت کے ساتھ پڑھا جاسکتا ہے رمضان کی راتوں میں۔ دونوں حضرات (ع) نے جواب میں رسول اللہ (ص) کی ایک حدیث کا حوالہ دیا۔ آپ (ص) نے فرمایا تھا۔

- **'بیشک نوافل نمازیں ماہ رمضان کی راتوں میں جماعت کے ساتھ پڑھنا بدعت ہے۔۔۔ اے لوگو! میں رمضان کی نافلہ نمازیں جماعت کے ساتھ نہیں پڑھتا۔۔۔ بلا شبہ، ایسی چھوٹی عبادت کا کرنا، جو کہ سنت کے مطابق ہے، اُس بڑی عبادت سے بہتر ہے جو کہ بدعتی ہے (یعنی سنت کے خلاف ہے)۔'**

---(الحر العاملی، وسائل الشیعہ، جلد ۸، صفحہ ۴۵)

ائمہ اہلبیت کا تراویح کے متعلق یہ نظریہ اتنا عام تھا کہ اہلسنت کے ایک مشہور عالم نے بھی اس کی توثیق کی ہے۔

- 'آلِ رسول کے مطابق تراویح ایک بدعت ہے۔'

---(الشوکانی - نیل الاوطار، جلد ۳ ص ۵۰)

سنی علماء کا تراویح کا گھروں میں پڑھنے کے بارے میں کیا کہنا ہے۔

- 'علماء اس بات پر تو متفق ہیں کہ یہ ایک نیک عمل ہے، مگر اُن میں اس بات پر اختلاف ہے کہ آیا کہ اسے گھروں میں انفرادی طور پر پڑھا جائے یا پھر مسجد میں باجماعت'۔ النووی (جنہوں نے صحیح مسلم کی شرح لکھی ہے) نے پھر اُن علماء کی ایک فہرست ترتیب دی ہے جو کہ اس دوسرے اور غالب نظریہ کی حمایت کرتے ہیں۔ پھر وہ لکھتے ہیں: **'مالک، ابو یوسف، کچھ شافعی علماء اور دیگر علماء کہتے ہیں کہ یہ بہتر ہے کہ اسے گھروں میں انفرادی طور پر پڑھا جائے۔'**

---(النووی، شرح صحیح مسلم، جلد ۶، صفحہ ۲۸۶)

حاصل کلام:

شیعہ حضرات رات کی نماز جسے تہجد یا قیام اللیل یا صلوۃ اللیل (نماز شب) کہا جاتا ہے، اسے سارے سال رات کے آخری حصے میں پڑھتے ہیں، خاص طور پر ماہِ رمضان میں۔ ان کے ہاں ماہِ رمضان میں تہجد کے علاوہ بھی نفل نمازیں ادا کرنے کی رغبت دی جاتی ہے۔ تاہم، یہ اپنی نفل نمازیں گھروں میں ادا کرتے ہیں (اور اگر مسجد میں بھی پڑھنی پڑے تو کبھی باجماعت نہیں ادا کرتے)۔ اور ایسا کر کے یہ صحیح معنوں میں قران اور سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

صحیح اسلام کو جاننے کے لئے تشریف لائیے:

http://al-islam.org/faq/

برادرانِ اہل سنّت ماہِ رمضان میں بعد از نمازِ عشاء باجماعت نمازِ تراویح پڑھتے ہیں ۔ وہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں اور قرآن مجید کی تلاوت سنتے ہیں ۔ اللہ ان کے پرُ خلوص ارادے اور عمل کا ثواب عطا فرمائے ۔

لیکن قرآن حکیم نے اور نہ ہی رسول کریم (ص) نے رمضان کی راتوں کی اس عبادت کو باجماعت پڑھنے کا حکم دیا اور نہ ہی ذکر کیا۔ یہ مسلمانوں نے بعد میں خود اختیار کیا۔

لفظ تراویح جمع ہے لفظ 'ترویحہ' کی جس کے معنی ہیں ہر چار رکعات نماز کے درمیان ایک چھوٹا سا آرام کا وقفہ کرنا۔ بعد میں رمضان کی ان باجماعت نمازوں کو تراویح کہا جانے لگا۔

تراویح کی باجماعت نماز کی ابتداء کہاں سے ہوئی۔

دراصل یہ مانی ہوئی حقیقت ہے کہ رمضان کی راتوں کی یہ باجماعت نماز کے شروع کرنے کا سہرا خلیفۂ دوم حضرت عمر بن الخطاب کے سر جاتا ہے یہ ان ہی کے حکم سے ہوا ہے ۔

- ابوہریرہ نے کہا کہ رسول خدا نے فرمایا کہ :'**جو بھی رمضان کے مہینے میں خلوص دل اور پختہ ایمان سے اللہ سے ثواب کی امید لئے نماز پڑھتا ہے ۔ تو اس کے پچھلے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں** ۔' ابن شہاب (جو اس حدیث کے راوی ہیں) کہتے ہیں کہ :' جب اللہ کے رسول کا انتقال ہوا تو لوگ اس نفل نماز کو فرادہ (انفرادی طور پر) پڑھتے رہے ۔ جماعت کے ساتھ نہیں ۔ اور خلیفہ اول کے دور تک ایسا ہی رہا، حتیٰ کہ حضرت عمر خلیفہ دوم کے ابتدائی دور خلافت میں بھی ۔ عبدالرحمن بن عبدالقاری نے بتایا کہ میں حضرت عمر بن الخطاب کی مفارقت میں ماہ رمضان کی ایک شب مسجد گیا اور دیکھا کہ لوگ مختلف گروہوں میں نماز پڑھ رہے ہیں ۔ کچھ لوگ تنہا پڑھ رہے ہیں اور کچھ لوگ چھوٹی چھوٹی جماعتوں میں ۔ **حضرت عمر نے کہا میرے خیال میں** ان لوگوں کو یکجا کر کے ایک قاری کے پیچھے کھڑا کر دینا چاہیے ۔ لہذا انھوں نے طے کیا کہ انہیں اُبی ابن کعب کی امامت میں باجماعت کھڑا کر دیا جائے ۔ پھر ایک رات دوبارہ ان کی معیت میں مسجد گیا تو دیکھا کہ لوگ ایک امام کے پیچھے یہی نماز پڑھ رہے ہیں ۔ **اس پر حضرت عمر نے کہا کہ یہ ایک بدعت حسنہ ہے** (مذہب میں تبدیلی) ۔ لیکن وہ نماز جو یہ نہیں پڑھتے اور اُس وقت سوئے رہتے ہیں، وہ اس نماز سے بہتر ہے جو یہ ادا کر رہے ہیں ۔ ان کا مطلب تھا وہ نماز جو شب کے آخری حصے میں پڑھی جاتی ہے (یعنی تہجد کی نماز) ۔'

  --- (صحیح بخاری، جلد ۳، کتاب ۳۲، نمبر ۲۲۷)

- '**اس کو بدعت اس لئے کہا گیا** کہ رسول اللہ اس طرح کی نوافل باجماعت نہیں پڑھتے اور نہ ہی یہ پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر کے زمانے میں اور نہ ہی رات کے ابتدائی حصوں میں اور نہ ہی اتنی رکعتوں میں ۔'

  --- (قسطلانی، ارشاد الساری، شرح صحیح البخاری، جلد ۵، صفحہ ۴)

  --- (النووی شرح صحیح مسلم، جلد ۶ صفحہ ۲۸۷)

- حضرت عمر وہ پہلے شخص ہیں جنھوں نے ماہ رمضان کی شب میں تراویح شروع کی ۔ انھوں نے لوگوں کو اس کے لئے اکٹھا کیا اور مختلف مقامات پر اس کے پڑھنے کا حکم جاری کیا۔ اور یہ سلسلہ ماہ رمضان ۱۴ ہجری میں شروع ہوا۔ اور انھوں نے تراویح میں عورتوں اور مردوں کی امامت کے لیے قراء (حافظِ قران) مقرر کیے ۔'

  --- (ابن سعد، کتاب الطبقات، جلد ۳، صفحہ ۲۸۱)، (السیوطی، تاریخ الخلفاء، صفحہ ۱۳۷)، (علامہ العینی، عمدۃ القاری فی شرح البخاری، جلد ۶ صفحہ ۱۲۵)

نفل نماز: مسجدوں میں باجماعت یا گھروں میں فرادہ؟

رسول اللہ (ص) نے تاکید کی تھی اور فرمایا تھا کہ نفل نمازوں کا اپنے اپنے گھروں میں پڑھنا اس بات سے بہ نسبت بہتر ہے کہ مسجد میں ادا کی جائیں ۔ یہ صاحب خانہ اور گھر پر برکتیں نازل ہونے کا سبب بنتی ہیں ۔ اور بچوں کی اسلامی تربیت اور ترغیب میں کافی مدد گار ثابت ہوتی ہیں ۔

- رسول خدا (ص) نے ارشاد فرمایا۔ '**اے لوگو! اپنی نمازیں اور عبادات اپنے اپنے گھروں میں ادا کرو کیونکہ بہترین عبادت وہ ہے جو انسان اپنے گھر میں بجالاتا ہے ۔ سوائے (باجماعت) فرض نمازوں کے ۔**'

  --- (صحیح بخاری، جلد ۹، کتاب ۹۲، نمبر ۳۹۳، نسائی، سنن، جلد ۳ ص ۱۶۱، ص ۱۹۸)

- ایک دفعہ عبداللہ ابن مسعود نے رسول خدا سے دریافت کیا کہ بہتر کیا ہے گھر میں کرنے والی عبادت یا مسجد میں؟ آپ نے فرمایا: '**کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا نزدیک ہے؟ لیکن پھر بھی اپنے گھر عبادت کرنا مجھے زیادہ محبوب ہے بہ نسبت مسجد کے، سوائے فرض نمازوں کے ۔**'

  --- (سنن ابن ماجہ، جلد ۱ ص ۴۳۹، نمبر ۱۳۷۸)

- زید بن ثابت راوی ہیں کہ رسول اللہ (ص) نے ایک چھوٹا سا کمرہ کھجور کے پتوں کا بنایا تھا۔ (ایک شب) آپ اپنے گھر سے نکلے اور اس جگہ نماز ادا کرنے لگے ۔ کچھ دوسرے لوگ آئے اور آپ (ص) کے پیچھے کھڑے ہو گئے ۔ دوسری شب پھر لوگ نماز میں شریک ہونے کے لئے آپ کے پاس آئے ۔ لیکن آپ نے تاخیر کی اور نہیں آئے ۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنی اپنی آوازیں بلند کی اور دروازے پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکنے لگے ۔ **آپ غصے کی حالت میں باہر تشریف لائے اور اُن لوگوں کو تنبیہ کی کہ تم لوگ اپنے اسی فعل پر اصرار کر رہے ہو۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں یہ تم لوگوں پر فرض نہ ہو جائے ۔ اس لئے تم لوگ یہ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو، اس لئے کہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جو کہ وہ گھر میں بجالائے، سوائے فرض (باجماعت) نمازوں کے ۔**

  --- (صحیح البخاری، جلد ۸، کتاب ۷۳، نمبر ۱۳۴)